السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علم غیب کی تعریف کیا ہے ؟ اوراس تعریف کو قرآن وسنت کے دلائل سے ثابت فرمائیں اوراس کا کیا مطلب ہے :

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ٢٦ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ الخ (سورہ جن)

کیا اس سے رسول کے لیے علم غیب ثابت ہوتا ہے ؟ ورنہ اس کا جواب دیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

علم غیب ہر چیز کو جاننے کا نام ہے ۔ سورۂ لقمان کے آخر میں بیان شدہ پانچ چیزیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«فِی خَمسٍ لَا یَعلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ»

پانچ باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ۔]اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ (٥٩) (الأنعام) (مسند أحمد: 353/5، صحيح البخاري، كتاب الاستقاء، باب لايدري متى يجئ المطر الا الله تعالى)

غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں جنہیں بجز اس کے اور کوئی نہیں جانتا ۔]خضرg نے فرمایا : ''کل مخلوقات کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کی بنسبت اتنا ہے جتنا چڑیا کی چونچ میں قطرہ سمندر کی بنسبت ۔'' (تفسیر ابن کثیر ، سورۃ کہف)
سورۂ جن والی آیت سے مراد انبیاء ورسول علیہم السلام پر نازل شدہ وحی ہے جیسا کہ اس کے سیاق ، سباق اور لحاق سے واضح ہے ۔

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 09 ص